وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ
بَلْ أَحْيَاءٌ وَلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُونَ (القرآن)

اَلْاَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ (الحدیث)

اَلْعُرْوَةُ الْوُثْقٰی

فِیْ

اِثْبَاتِ سِمَاعِ الْمَوْتٰی

زیر اہتمام:

جناب محمد عبد الرحمٰن کانپوری رحمۃ اللہ علیہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

(حرفے چند)

"العروۃ الوثقیٰ فی اثبات سماع الموتیٰ"

کانپور سے شوال ۱۲۹۷ھ (ستمبر ۱۸۸۰ء) میں یہ رسالہ شائع ہوا۔ اس کے طابع حاجی عبدالرحمن کانپوری تھے۔ یہ دراصل ایک فتویٰ ہے۔ ایک سوال کے جواب میں جناب مولانا شیخ احمد قاضی، مولانا شیخ محمد عادل، مفتی عبدالقدوس، مفتی محمد عبداللہ الحسینی، مولانا عبدالعزیز بن غلام احمد، مولانا ابوالحسنات عبدالحئی، مولانا مفتی محمد نعیم، مولانا عبدالعلی مدراسی، مولانا سید عبدالحق، مولانا عبدالغفار لکھنوی، ابوعطاء محمد اور مولانا محمد علی کے جوابات فتویٰ ہیں۔ ڈیڑھ سو سال کے قدیم فتویٰ پر اس رسالہ کو اس مجموعہ میں شائع کرنے پر خوشی ہو رہی ہے۔ (ناشر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین اس مسئلہ میں کہ سماع موتی اور پہچاننا موتی کا غسل دینے والے کو اور کفن پہنانے والے کو اور اٹھانے والے کو اور قبر میں رکھنے والے کو اور زائر کو اور سلام کا جواب دینا اور راز ان کا سننا احادیث صحیحہ وآثار وروایات صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ سے ثابت ومقرر ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا!

جواب: واضح ہو کہ سماع موتی وغیرہ حدیث واثر وروایت صحابہ وقول علماء سے ثابت ہے جیسا کہ تفصیل اس کی مذکور ہوتی ہے۔ یہ حدیث قتادہ اور انس رضی اللہ عنہ وابی ہریرہ رضی اللہ عنہ وابن ابی الدنیا واحمد وحسن وغیرہم سے ثابت ومقرر باتفاق جمہور ہے۔

''عن قتادة قال ذكر لنا انس بن مالك عن ابى طلحة ان النبى ﷺ امر يوم بدر باربعة وعشرين رجلا من صناديد قريش فقذفوا فى طوى من اطواء بدر خبيث مخبث وكان اذا اظهر على قوم اقام بالعرصة ثلث ليال فلما كان ببدر اليوم الثالث امر براحلته فشد عليها رحلها ثم مشى واتبعه اصحابه حتى قام على شفة الركى فجعل يناديهم باسماءهم واسماء آبائهم يا فلان بن فلان يا فلان بن فلان ايسر كم انكم اطعتم الله ورسوله فانا وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فهل وجدتم ما وعد ربكم حقا۔ فقال عمر يا رسول الله ﷺ اتكلم من اجساد لا ارواح لها؟ قال النبى ﷺ والذى نفس محمد بيده ما انت باسمع لما اقول منهم وفى رواية ما انتم باسمع منهم ولكن لا يجيبون متفق عليه''

ترجمہ شیخ عبدالحق دہلوی میں ہے: روایت از قتادہ گفت قتادہ کہ ذکر کرد برای ما انس بن مالک از ابی طلحہ کہ آنحضرت ﷺ امر کردہ روز غزوہ بدر بست وچہارم در مہتران کفار قریش پس انداختہ شدند در چاہے از چاہہائے بدر پلید وپلید کنندہ وبود آنحضرت ﷺ وقتیکہ غالب می شد بر قومی اقامت می کرد در جائے جنگ سہ ۳ شب پس چوں بود آنحضرت ﷺ در بدر روز سوم امر کرد آنحضرت ﷺ بربستن پالان برشتر سواری خود پس بستہ شد بران پالان آن پس تر رواں شد آنحضرت ﷺ وپیروی کردند آنحضرت ﷺ را یاران او تا آنکہ ایستاد آنحضرت ﷺ برکنار آنچاہ پس شروع کرد آنحضرت کہ ندا می کند مردہا را بنامہائے ایشاں ونامہائے پدر ایشان ای فلاں بن فلاں ای فلاں بن فلاں آیا شاد وخوشحال میگرداند شمارا کہ فرمان برداری میکردند خدا ورسول خدا را پس بدرستیکہ ما بتحقیق یافتم چیزے را کہ وعدہ کردہ بود مارا پروردگار مارا راست ودرست پس آیا یافتید شما چیزے را کہ وعدہ کردہ بود پروردگار شما حق۔ پس گفت عمر رضی اللہ عنہ اے رسول خدا چہ سخن میگوئی تو تنہارا کہ نیست جان دراں یعنی ایںہا مردہ اند ونمی شنوند سخن کردن بایشاں چیست وچہ معنی دارد۔ گفت پیغمبر ﷺ سوگند بخدا ایکہ بقائے ذات محمد در دست قدرت اوست نیستے شنواتر امر چیزرا کہ میگویم من از ایشان یعنی ایںہا شنواتر اند از تو ودر روایتے ایں چنیں آمدہ است کہ نیستید شما شنواتر از یشاں ولکن جواب نمیدہند متفق علیہ۔

اور شیخ موصوف تتمہ ترجمہ اس حدیث میں فرماتے ہیں: بدانکہ ایں حدیث صحیح متفق علیہ صریح ست در ثبوت سماع مر اموات را وحصول علم مر ایشان را بانچہ خطاب کردہ میشوند وہم چنیں در حدیث مسلم آمدہ است کہ میشنود کو فقتن نعال مردم را وقتیکہ برمیگردند از دفن وہم چنیں آنکہ در زیارت آنحضرت ﷺ اہل بقیع را آمدہ کہ سلام کرد برایشان وخطاب کرد مر ایشان را وگفت برشما ای اہل دار مسلمانان آوشمارا نچہ وعدہ کردہ شدہ بود وما نیز ان شاء اللہ تعالیٰ می پیوندیم بشما زیرا کہ خطاب باکسی کہ نشنود وفہمد معقول نیست ودر یک است کہ شمار کردہ شود از جملہ عبث۔

ودر حدیث ترمذی آمده که چون زیارت کرد عائشہ قبر برادر خود را عبدالرحمن بن ابی بکر بمکہ خطاب کرد اورا گفت اگر حاضر میشدم وقت موت تو دفن نمی کردم ترا مگر آنجا کہ مردہ بودی واگر حاضر میشدم در آن قوت زیارت نمی کردم ترا۔ چنانچہ در باب زیارت القبور گزشت اور نعلین کی آواز بھی سنتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث متفق علیہ میں روایت انس رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے۔

''عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ ان العبد اذا وضع فی قبرہ و تولی عنہ اصحابہ انہ لیسمع قرع نعالھم۔ الحدیث'' ترجمہ: روایت ست از انس رضی اللہ عنہ بدرستیکہ بندہ چون نہادہ شود در گور و روے بگردانند وے از یاران و بدرستیکہ وی بتحقیق می شنود کوفتن نعال اصحاب را یعنی آواز پاہائے ایشاں را کہ بر زمین میروند۔

اور جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح صدور میں ایک باب مستقل واسطے اثبات سماع موتی وادراک عمل زندوں اور زائروں کے لکھا ہے اور حدیث ادراک المیت لمن یزور بھی ذکر کی ہے اور وہ یہ ہے: ''عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ ﷺ ان اعمالکم تعرض علیٰ اقاربکم و عشائرکم من الاموات فان کان خیرا استبشر و ان کان غیر ذالک قالوا اللھم لا تمتھم حتی تھدیھم'' ترجمہ: روایت ست از انس بن مالک گفت مالک گفت رسول اللہ ﷺ بدرستیکہ عملائے شا پیش میشوند بر نزدیکاں وگروہ ہائے شا کہ مردہ اند پس اگر آن عمل نیک می باشد خوش میشوند از ان واگر بد باشد دعا میکنند کہ خداوند امیران اوشانرا تا آنکہ ہدایت نمائی اوشان را۔

اور یہی مضمون دوسری حدیث کا بھی ہے: ''عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ لا تفضحوا موتاکم بسیأت اعمالکم فانھا تعرض علی اولیائکم من اھل القبور۔ اخرج ابن ابی الدنیا والاصبھانی فی الترغیب'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ رسوا کرو تم اپنے مردوں کو اپنے بدعملوں سے۔ پس تحقیق وہ بد اعمال پیش کئے جاتے ہیں تمہارے دوستوں پر مردوں سے۔

اور پہچاننا موتی کا غسل دینے والے کو اور کفن پہنانے والے کو اور دیکھنا موتی کا اہل و عیال اپنے کو جو کام کہ کرتے ہیں اور پہچاننا دفن کرنے والے کو بھی ان دو حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔

''روی ابن ابی الدنیا عن بکر بن عبداللہ المزنی قال بلغنی انہ ما من یموت الا و روحہ فی ید ملک الموت فھم یغسلونہ ویکفنونہ وھو تری ما یصنع اھلہ فلو یقدر علی الکلام لنھاھم عن النوحۃ والعویل و روی و ابن و ابی الدنیا والطبرانی فی الاوسط عن ابی سعید الخدری ان النبی ﷺ قال ان المیت یعرف من یغسلہ ویحملہ و من یکفنہ و من یدلیہ فی حفرتہ'' روایت کی ابن ابی الدنیا نے بکر بن عبداللہ مزنی سے انہوں نے کہا کہ مجھے روایت پہنچی ہے کہ کوئی مردہ مرتا ہے مگر روح اس کی فرشتہ موت کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ پس وہ غسل دیتے ہیں اور اس کو کفن دیتے ہیں اس کو اور وہ مردہ دیکھتا ہے کہ کیا کرتے ہیں اہل اس کے۔ پس اگر قدرت رکھے کلام پر البتہ منع کرے ان کو نوحہ سے اور روایت کی احمد اور ابن ابی الدنیا اور طبرانی نے اوسط میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ بیشک نبی ﷺ نے فرمایا بہ تحقیق مردہ پہچانتا ہے اس شخص کو جو نہلاتا ہے اس کو اور اٹھاتا ہے اس کو اور کفناتا ہے اس کو اور اتارتا ہے اس کو قبر میں۔

اور رسول اللہ ﷺ نے قبر کے لیپنے سے منع فرمایا اور علت اس کی تخفیف عذاب قبر بسبب سننے اذان کے ٹھہرائی۔ حدیث یہ ہے ''عن الحسن و عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ لا یزال المیت یسمع الاذان ما لم یطین قبرہ ذکرہ فی المغنی'' روایت ہے حسن بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ مردہ اذان سنتا ہے جب تک کہ مٹی نہ لگائی جاوے اس کی قبر پر۔ ذکر کیا اس کو مغنی نے۔

اور آثار وروایات بھی اس پر دال ہیں: ”قال ابن القیم الاحادیث والآثار تدل علی ان الزائر متی جاء علم به المزور وسمع کلامه وانس به ورد علیه السلام وهذا عام فی حق الشهدا وغیرهم قال السبکی واما الادراکات کالعلم والسماع فلا شک ان ذالک ثابت لهم ولسائر الموتی قال جلال الدین سیوطی فی شرح الصدور فی باب زیارة القبور وعلم الموتی بزوارهم وردیتهم اخرج ابن ابی الدنیا والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة قال اذا مر الرجل بقبر یعرفه فسلم علیه رد علیه السلام وعرفه واذا مرّ بقبر لا یعرفه فسلم علیه رد علیه السلام ولم یعرفه واخرج ابن عبدالبر فی الاستذکار والتمهید عن ابن عباس وقال قال رسول الله ﷺ مامن احد یمر بقبر اخیه المومن فی الدنیا فیسلم علیه الا عرفه ورد علیه السلام۔ صححه عبدالحق[1] فی اللآلی الفاخره فی تذکرة الآخرة التی صفنها الشیخ الاجل مولانا عزة الله بن الشیخ الاکمل ابی المعالی العثمانی نقلا عن الشرعة الاسلام وفی شرح الصدور اخرج ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور والصابونی فی الماتین عن ابی هریرة عن النبی ﷺ مامن عبد یمر بقبر رجل یعرفه فی الدنیا فیسلم علیه الا عرفه ورد علیه السلام کذا فی خزانة الروایات وفی احیاء العلوم للامام حجة الاسلام الغزالی قدس سره الازلی وفی شرح الصدور“

کہا ابن قیم نے احادیث اور آثار دلالت کرتے ہیں کہ تحقیق زیارت کرنے والا جب آوے جانتا ہے اس کو مردہ اور سنتا ہے اس کا کلام اور چین پاتا ہے اس سے اور جواب سلام کا دیتا ہے اور یہ حکم عام ہے حق شہداء اور اوروں میں۔ کہا سبکی نے اور مگر دریافت کرنا مثل علم اور سننے کے پس نہیں شک کہ یہ ثابت ہے ان کے واسطے اور سب مردوں کے لئے۔ کہا جلال الدین سیوطی نے شرح الصدور میں باب زیارالقبور میں جواب دینا مردہ کا اپنی زیارت کرنے والوں کو اور دیکھنا ان کو۔ بیان کیا اس کو ابن ابی الدنیا نے شعب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا جب گزرتا ہے مرد کسی قبر پر پہچانتا ہے وہ اس کو پس سلام کرتا ہے اس پر تو وہ جواب سلام دیتا ہے اور پہچانتا ہے اس کو اور جب گزرتا ہے قبر پر کہ نہیں پہچانتا اس کو پس مردہ پہنچانتا ہے اور جواب سلام کا دیتا ہے۔ صحیح کیا اس حدیث کو عبدالحق نے لآلی فاخرہ فی تذکرۃ آخرۃ میں جس کو تصنیف کیا شیخ بزرگ عزت اللہ بن شیخ کامل ابوالمعالی عثمانی نے نقل کیا اس کو شرعۃ الاسلام میں اور شرح صدور میں ہے کہ روایت کیا ابن ابی الدنیا نے کتاب قبور میں اور صابونی ماتین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے، نہیں کوئی بندہ گزرتا ہے قبر سے پہچانتا ہوا اس کو دنیا میں پس سلام کرتا ہے اس پر مگر مردہ اس کو پہچانتا ہے اور سلام کا جواب دیتا ہے۔ اسی طرح ہے خزانۃ الروایات میں اور احیاء العلوم تصنیف امام حجۃ الاسلام غزالی اور شرح الصدور میں۔

”اخرج ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور عن ام المؤمنین عائشة قالت قال رسول الله ﷺ مامن رجل یزور قبر اخیه ویجلس عنده الا استانس به ورد علیه حتی یقوم“ ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور میں حضرت ام المؤمنین سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں کوئی مرد کہ زیارت کرتا ہے قبر اپنے بھائی کی اور بیٹھتا ہے اس کے نزدیک مگر چین پکڑتا ہے اس سے اور جواب سلام دیتا ہے اس کو یہاں تک کہ اٹھے۔

---

[1] قولہ عبدالحق از اعاظم علمائے حدیث است ذکرہ الشیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ قاضی شیخ احمد عفا اللہ عنہ

اس بیان صداقت نشان مفید انسان مذکورالذکر سے بخوبی صاف ظاہر وواضح ہوا کہ سماع موتی وادراکات وغیرہ کا باتفاق جمہور وتابعین وخلف وسلف کے ثابت ہے۔ پس منکر سماع وشعور وغیرہ کا اموات سے مخالف جمہور ہے۔ حررہ العبدالمعتصم الی اللہ الاحد المدعو بقاضی شیخ احمد غفراللہ لہ ولابویہ واحسن الیہما والیہ۔ شیخ احمد عفی عنہ ہوالمصوب

فی الواقع سماع وادراک موتی اور جواب دینا ان کا سلام زائرین کا اور پہچاننا ان کا تجہیز وتکفین کرنے والوں اور جنازہ اٹھانے والوں اور قبر میں اتارنے والوں کو بروایات صحیحہ ثابت وکتب معتمدہ میں مسطور اور منکر اس کا بلاشبہ مخالف مذہب منصور ہے۔ واللہ سبحانہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب! حررہ العبدالخامل محمد عادل عاملہ اللہ تعالیٰ بفضلہ الشامل وجعلہ من الآمنین یوم الرجف والزلازل۔ محمد عادل حاکم محکمہ شرع۔ الجواب مطابق: عبدالقدوس۔ ہوالموفق

واقعی اموات کا ادراک وسماع اور ان کا جواب سلام دینا احادیث صحیحہ سے ثابت ومحقق ہے اور قرآن شریف میں جو آیا ہے ''وماانت بمسمع من فی القبور'' (فاطر:۲۲) وہ نفی اسماع ہے نہ نفی سماع اور نفی اسماع کا مفاد ویسا ہے جیسا اس آیت کریمہ کا ''انک لاتھدی من احببت'' (القصص:۵۶) واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ محمد عبداللہ الحسینی بگرامی عاملہ اللہ بلطفہ السامی۔ محمد عبداللہ الحسینی

بیشک احادیث سے سننا اموات کا ثابت ہے۔ مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ قرآن شریف کے ترجمہ کے فائدہ میں لکھتے ہیں کہ فرمایا تو نہیں سناتا قبر میں مردوں کو اور حدیث میں ہے کہ مردوں سے سلام علیک کرو وہ سنتے ہیں اور بہت جگہ مردے کو خطاب کیا ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ مردے کی روح سنتی ہے اور قبر میں پڑا ہی دھڑ، وہ نہیں سن سکتا۔ تمام ہوا کلام مولانا۔

اور یہ جو لوگ خیال کرتے ہیں کہ روح قبر سے بہت دور ہے وہ کیونکر سنے گی۔ سید مولانا جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے شرح الصدور میں ابن القیم رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ روح کو آسمان سے قبر تک آتے دیر نہیں لگتی روح کا حال مثل نگاہ کے ہے دم بھر میں ادھر ہے دم بھر میں ادھر ہے۔ جو کوئی قبروں پر جاتا ہے روحیں آ کر اس وقت آسمان پر بھی ہوں تو اس کے واسطے قبر میں آجاتی ہیں۔ اسی مضمون کو مولانا نظامی رحمہ اللہ سکندرنامہ میں فرماتے ہیں:

دروودم رسانی رسانم درود بیائی بیائم ز گنبد فرود

یعنی جب تو میری قبر پر آوے گا اور سلام کہے گا میں جواب دوں گا اور گنبد سے یعنی آسمان سے اتر آؤں گا۔ واللہ اعلم وعلمہ الاتم۔ العبد عبدالعزیز بن غلام احمد عفی اللہ عنہما۔

اس مسئلہ میں اگرچہ قدیم سے اختلاف رہا۔ بعض صحابہ اور طائفہ حنفیہ منکر سماع اموات رہے۔ مگر مذہب منصور کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے یہی ہے کہ اموات کو سماع وادراک باقی رہتا ہے۔ واللہ اعلم حررہ الراجی غفور بہ القوی ابوالحسنات محمد عبدالحیٔ تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی۔ ابوالحسنات محمد عبدالحیٔ

واقعی سماع الموتی اور پہچاننا غسل دینے والے اور کفن پہنانے والے اور اٹھانے والے اور قبر میں رکھنے والے کو اور زیارت کرنے والے کو سلام کا جواب دینا اور اذان کا سننا احادیث سے ثابت ہے۔ ہاں بعضے مشائخ حنفیہ سماع موتی کا انکار کرتے ہیں۔ لیکن محققین اثبات کرتے ہیں۔ واللہ علیم حررہ ابوالاحیاء محمد نعیم عفی عنہ ۱۲۹۷ھ

بے شک اموات مومنین بسبب تعلق روح کے کہ ان کو عالم برزخ میں رہتا ہے زندوں کی آواز سنتے ہیں یہاں تک کہ قبرستان میں چلنے پھرنے والوں کی جوتیوں کی چپ کا ان کو ادراک ہوتا ہے۔ کما ثبت بالا حادیث الصحیحۃ اور جو بعض معترضین عدم سماع موتی پر نص قرآنی دلیل لاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر مردوں کو قوت سامعہ ہوتی تو آنحضرت ﷺ کو حق تعالیٰ ساتھ عدم اسماع موتی کے خطاب نہ فرماتا جیسا کہ قرآن پاک میں آیا ہے۔ ''انک لاتسمع الموتی (النمل: ۸۰) اور ما انت بمسمع من فی القبور'' (فاطر: ۲۲) یعنی تو ہرگز مردوں کو نہیں سنا سکتا ہے اور نہیں سنا سکتا ہے تو ان لوگوں کو جو قبروں میں ہیں۔

جواب اس کا یہ ہے کہ لغت میں سماع کے معنی ماننے کے بھی آئے ہیں اور سماع کے معنی منوا دینے کے ہوئے۔ پس ظاہر ہے کہ مردوں کو منوا دینا زندوں کے اختیار میں نہیں اور مردوں کو زندوں کی بات۔ کے ماننے نہ ماننے کا اختیار ہے۔ اس کی نفی سے یہ نہیں لازم آتا ہے کہ مردے زندوں کی آواز نہیں سنتے ہیں کیونکہ سننا شے دیگر ہے اور ماننا امر آخر۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ حررہ العبد الآسی محمد عبدالعلی المدراسی عفا اللہ عن جمیع المعاصی

یہ مسئلہ مختلف فیہا ہے مگر حق اس جانب ہے کہ مردے سنتے ہیں۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔ کتبہ سید عبدالحق۔ السید محمد عبدالحق ۱۲۹۷ھ

اور اصح اور احق ثبوت اس کا ہے روایات احادیث صحیحہ سے جیسا کہ مجیب نے ذکر کیا لیکن اس کے منکر کو کافر ملحد نہ کہنا چاہئے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم! حررہ العبد الراجی رحمۃ ربہ القوی محمد عبدالغفار لکھنوی عفا اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی۔ اللھم ثبت لسانی واہد قلبی۔ محمد عبدالغفار!

اصل جواب حق ہے اور حق یہی ہے کہ میت کو علم وفہم وادراک سمعی وبصری حاصل ہے اور حقیقت میں مدرک روح ہے نہ جسم بے روح کما لایخفی۔ اس پر جماہیر مشاہیر کو اتفاق ہے نہ اختلاف ہاں کچھ خلاف ام المؤمنین عائشہ ؓ سے آیا ہے کہ آپ نے کہا کہ کفار مقتولین بدر کے حق میں ''انھم الآن لیعلمون ان ما کنت اقول لھم'' حق ارشاد ہوا ہے نہ انھم لیسمعون ما اقول باقطع نظر اس سے کہ حضرت نافیہ شاہد قصہ نہیں ہیں اور مثبتین فاروق وابن مسعود وابوطلحہ اور جماعت صحابہ جو مراد قول انس ہیں اسی قصے میں ''ثم مشی واتبعہ اصحابہ قالوا فما نراہ یطلق الا یقتضی حاجۃ الحدیث اخرجہ الامام احمد فی المسند بسند احتج بہ السنۃ وھذا صریح بان انسا سمعہ من جماعۃ من الصحابۃ شھدوا القصۃ'' شاہد قصہ ہیں اس قول کو ربط نہیں ہے۔ سوال فاروق ہے کہ یارسول اللہ ''اتکلم من اجساد لا ارواح لھا''

چنانچہ خود ام المؤمنین سے وارد ہے ''فقال اصحابہ یارسول اللہ اتکلم قوما موتی فقال لھم قد علموا ان ما عدتم حق قالت والناس یقولون لقد سمعوا ما قلت لھم اخرجہ احمد بشرط السنۃ'' علاوہ مغازی ابن اسحاق روایت یونس بن بکیر میں باسناد جید اور مسند احمد میں بسند حسن ام المومنین سے مثل حدیث ابی طلحہ وغیرہ آیا ہے کہ جواب میں ارشاد ہوا ''وما انتم باسمع لما اقول منھم'' حافظ حدیث عسقلانی وغیرہ کہتے ہیں 'فان کان محفوظا ناعلھا رجعت عن الانکار لما ثبت عندھا من روایۃ الصحابۃ لکونھا لم تشھد القصۃ قالت وان لم یکن محفوظات فقد اسند احمد شرط السنۃ عن ابراھیم النخعی عن عائشۃ فی ھذہ القصۃ قالوا یارسول اللہ

کیف تکلم قوما جیفوا فقال ما انتم باافهم لقولی منهم او لهم افهم لقولی منکم و لا یخفی ان فهم القول فرع سماعة و النخفی ان لم یسمع من عائشة فمراسیله کمواصیله لکونها لا یقبل الحدیث الا عمن عرف وحفظ نص علیه الامام الشافعی وقد تظافرت الروایات عن الصدیقة روایة ودرایة فی ادراک الاموات وللعبد الذلیل کلام طویل وتحقیق جلیل فی هذه المسئلة فی رسالة مستقلة وفی الکتاب الاوّل من الکتب الاثنی عشر فی علوم اهل بیت سید البشر کتاب فقه الایمان عن اهل بیت النبوة و الایقان الملقب کتاب الفقه الاکبر عن اهل البیت الطهر ﷺ وعلی ابیهم وعلیهم وقد زل قدم آحاد من الحنفیة والمالکیة والشافعیة فی المسئلة واصل ذالک من نحلة المعتزلة التی انتحلت فی الفرع مذاهب اهل السنة فاتبع ذالک اشخاص من الفرق الثلثة کبعض مسائل اخری غافلین عن تشعبها من اصولهم الفاسدة والعصمة من اللّٰہ تعالٰی" کتبہ عبداللہ ابوعطاء محمد المعروف بحسن الزمان عاملہ ربہ الرحمٰن بالاحسان! ہو المصیب

واقعی سماع موتی بشواہد نقلیہ وبدلائل عقلیہ ثابت ہے۔ چنانچہ علامہ تفتازانی شرح مقاصد میں لکھتے ہیں

"وعندنا لما لم تکن الآلات شرطا فی ادراک الجزئیات اما لانه لیس بحصول الصورة لا فی النفس ولا فی الحس واما لانه لا یمتنع ارتسام صورة الجزئی فی النفس بل الظاهر من قواعد الاسلام انه یکون للنفس بعد المفارقة ادراکات متجددة جزئیة واطلاع علی بعض جزئیات احوال الاحیاء سیما الذین کان بینهم وبین المیت تعارف فی الدنیا ولهذا ینتفع بزیارة القبور والاستعانة بنفوس الاخیار من الاموات فی استنزال الخیرات واستدفاع الملمات فان للنفس بعد المفارقة تعلقا ما بالبدن وبالتربة التی دفنت فیها فاذا زار الحی تلک التربة وتوجهت تلقا نفس المیت حصل بین النفسین ملاقات وافاضات انتهی"

اور تفصیل اس کی رسالہ سبیل النجاح الٰی دار الفلاح میں مسطور ہے۔

واللّٰہ اعلم وعلمہ اتم واحکم!

حررہ العبد المعتصم بلطف اللّٰہ القوی محمد علی عفا اللّٰہ عنہ

خاتمۃ الطبع: الحمدللّٰہ علی احسانہ کہ یہ قطعہ استفتاء وتحلّی ومہری علمائے محققین مسئلہ سماع وادراک موتی میں موسومہ بالعروۃ الوثقٰی فی اثبات سماع الموتی مطبع نظامی واقع کانپور میں اہتمام عاجز محمد عبدالرحمن عفا عنہ ربہ السبحان سے عشرہ دوم شوال المکرم ۱۲۹۷ھ کو چھپ کے مفید خاص وعام ہوا۔

العبد: عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان